تار کا پتہ "الفضل قادیان"

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ‌ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

قیمت فی پرچہ ۲ر

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۵۵ | مورخہ ۱۳ار جنوری ۱۹۲۸ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۹ر رجب المرجب ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

گزشتہ دو تین روز سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز رہی۔ آج خدا کے فضل سے صحت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے باقاعدہ دعا فرماتے رہا کریں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا کے فضل سے ہر طرح خیر و عافیت ہے۔

چوہدری فتح محمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ رخصت پر ہیں۔ اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ان کی جگہ کام کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بہت پرانی نظم

ذیل میں جو نظم درج کی جاتی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک صاحب شیخ محمد بخش رئیس کڑیانوالہ ضلع گجرات کو لکھکر عطا فرمائی تھی جبکہ وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے طفیل ان کی تکالیف دور کر دیں

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھکو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہیئے تجھکو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھکو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

اعلانات نظارت دعوۃ و تبلیغ

۱۔ قابل توجہ مبلغین غیر ممالک

جملہ مبلغین مشن ہائے بیرونی کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ احمدیہ کانفرنس کے موقعہ پر سالانہ رپورٹوں کا آنا اشد ضروری ہے اس لئے ہر ایک مبلغ جو بیرون ہند میں کام کرتا ہے۔ اپنے کام کی مختصر مگر جامع رپورٹ ایسے وقت میں روانہ کرے۔ کہ مارچ کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں مل جائے۔ مطلوبہ رپورٹ مارچ ۲۷ء سے تاریخ روانگی تک ہو گی۔ جو امور رپورٹ میں خاص طور پر قابل الذکر ہیں۔ ان کے متعلق مبلغین لنڈن۔ گولڈ کوسٹ دمشق۔ نائیجیریا۔ سماٹرا کے نام جداگانہ خطوط بھی لکھ دئے گئے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ اپنی رپورٹوں میں ان امور کے متعلق خاص طور پر ذکر کریں۔ علاوہ ان مبلغین کے جو احباب آنریری طور پر ایران افریقہ ماریشس۔ آسٹریلیا وغیرہا ممالک میں سلسلہ کی تبلیغ میں سرگرم ہیں۔ ان کی خدمت میں بھی درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے کام کی مختصر اور دلچسپ رپورٹیں بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

۲۔ سکرٹریان تبلیغ کے پتے فوراً درکار ہیں۔

متعدد بار احمدیہ گزٹ اور اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دفتر دعوۃ و تبلیغ سے اکثر اس قسم کا لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے۔ جو ہر ایک جماعت میں پہنچانے کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن دفتر کو تمام جماعتوں کے سکرٹریان تبلیغ کے اسماء اور پتے معلوم نہیں ہیں۔ اور اس وجہ سے دفتر مجبور ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کا لٹریچر مالی سکرٹریوں کے نام روانہ کرے۔ اور جب ایسا ہو جاتا ہے۔ تو پھر بعض جگہ سے شکایات آتی ہیں۔ کہ تبلیغی سکرٹریوں کے نام کیوں یہ لٹریچر روانہ نہیں کیا جاتا۔ اور کیوں مالی سکرٹریوں کے نام روانہ کیا جاتا ہے

پس تمام جماعتوں کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر وہ اس قسم کی شکایت کا پیدا ہونا پسند نہیں فرماتے۔ تو اپنے اپنے سکرٹریان تبلیغ کے نام اور مکمل پتے فوراً ارسال فرمائیں۔ تاکہ فہرست مکمل کر کے چھپوا لی جائیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے یہ اطلاع مل چکی ہے۔ ان کے نام عنقریب انشاء اللہ شائع کئے جائیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ہزار فدائیوں کی ضرورت

فخر موجودات۔ سید ولد آدم۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ہزار (۱۰۰۰) ایسے خادموں اور فدائیوں کی ضرورت ہے جو آپ کی پاک اور مطہر زندگی۔ آپ کے بنی نوع انسان پر احسانات۔ اور آپ کی مخلوق خدا کیلئے بے نظیر اور بے مثال قربانیوں پر لیکچر دینے کے مقدس فرض کو سرانجام دے سکیں۔ ایسے احباب جلد سے جلد اپنے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ تاکہ حضور ان کو ایسے لیکچروں کی تیاری کیلئے ہدایات بھیج سکیں۔ ہر فرقہ کے مسلمان اس غرض کیلئے اپنے نام لکھا سکتے ہیں۔ بلکہ وہ غیر مسلم احباب بھی اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اخلاص اور محبت رکھتے ہیں۔ ان کو بھی لیکچر دینے کیلئے پوری پوری امداد دی جائے گی

آنریری مجسٹریٹ صاحب نے مختلف طریق سے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ ہمیں سائمن کمیشن کے ساتھ کیوں کو اوپریٹ کرنا چاہیئے اور مخالف لوگ کیوں بائیکاٹ پر زور دے رہے ہیں۔ سردار اچھر سنگھ ذیلدار مڑویہ نے پر زور الفاظ سے خان بہادر موصوف کی تائید کی اور ذیل کا ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا گیا۔

"۳۰۔ دسمبر ۱۹۲۷ء کے زمیندار اخبار کے پرچہ میں جالندھر ڈسٹرکٹ زمیندارہ لیگ کے نام سے جو سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کے متعلق درج ہے۔ ہم زمینداران تحصیل جالندھر اس کی بڑے زور سے تردید کرتے ہیں اول تو جالندھر کے ضلع میں کوئی ڈسٹرکٹ زمیندارہ لیگ قائم ہی نہیں۔ اگر معدودے چند افراد نے اپنی خیالی کوئی ایسی لیگ قائم بھی کی ہوئی ہو۔ تو وہ ہم زمینداران تحصیل جالندھر کی نمائندہ تصور نہیں ہو سکتی ہم زمینداران تحصیل جالندھر جس میں ہر قوم و فرقہ کے زمیندار شامل ہیں بعد غور و خوض باتفاق رائے یہ پاس کرتے ہیں کہ ہم تہ دل سے سائمن کمیشن کا خیر مقدم کریں گے۔ اور کمیشن کے ساتھ ہر طرح کو اوپریٹ کریں گے"

زمیندارہ بنک کا سود

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے زمیندارہ بنک کے سود کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو حضور نے فرمایا کہ احمدی زمیندارہ بنک کا سود نہ لیں۔ صرف بنک کے اخراجات اور رفاہ عام پر سود خرچ کیا جائے۔ تو جائز ہے" اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ ہندوؤں کے سودی روپے کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ وہ اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے زمیندارہ بنک کے ممبر بن جائیں۔ بشرطیکہ سود خود نہ لیں۔ بلکہ رفاہ عام پر خرچ کریں۔ ناظر امور عامہ

زمینداران تحصیل جالندھر کا جلسہ

۱۶ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء

کو زمینداران تحصیل جالندھر کا ایک جلسہ زیر صدارت قاضی محبوب عالم صاحب رئیس اعظم جالندھر موضع مدار میں منعقد ہوا۔ اس تحصیل میں چار تھانے ہیں۔ چاروں تھانہ کے مختلف دیہات سے زمینداران جمع ہوئے۔ خان بہادر چوہدری نعمت اللہ خان صاحب

درخواست دعاء۔ میری ترقی کیلئے کوشش ہو رہی ہے۔ احباب دعاء فرمادیں کہ خدا تعالیٰ کامیاب کرے۔ غلام محمد اختر پنشنر صدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء

روئداد جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء

۲۶ دسمبر ۱۹۲۷ء

پہلا اجلاس

۲۷ دسمبر دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی آخری تقریر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے کی۔ جو درج ذیل ہے۔

ہندوؤں کا حملہ اسلام پر اور اُس کے مقابلہ کا طریق

تقریر الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر

تشہد و تعوذ کے بعد

تلاوت لَتُبْلَوُنَّ فِیۡۤ اَمْوَالِکُمْ وَ اَنۡفُسِکُمْ قف وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الْکِتٰبَ مِنۡ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیۡنَ اَشْرَکُوۡۤا اَذًی کَثِیۡرًا ؕ وَ اِنۡ تَصْبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الۡاُمُوۡرِ ۝ آل عمران ع ۱۹ - آیت ۱۸۷۔

یعنی مسلمانو! تمہاری آزمائش تمہارے اموال اور جانوں کے نقصان سے ہوگی۔ اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے دکھ دینے والی باتیں سنوگے۔ اور اگر صبر سے کام لوگے۔ اور تقویٰ اختیار کروگے۔ تو یہ بڑے کام کی بات ہوگی۔

پیشگوئی اس مقدس کلام میں خدائے علیم و خبیر نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کی خبر دی ہے۔ اور مخالفین کے حملہ سے مسلمانوں کی آزمائش اور مالی و جانی نقصان ہوجانے کی قبل از وقت اطلاع دے کر اس حملہ کے اندفاع کا طریق بتایا ہے۔

تمہید ایک وقت تھا۔ کہ اسلام کو مادی طاقت سے کچلنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور تلوار سے حملہ کیا گیا تھا۔ مگر اب تلوار کی جگہ دوسرے طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ اس وقت ایک طرف مسیحیت اپنے نظام تبلیغ کے ساتھ کل دنیا میں اسلام پر حملہ آور ہے۔ یہ بڑا حملہ ہے۔ اور اس کا جواب احمدی جماعت دنیا کے ہر ملک میں دے رہی ہے۔ لیکن اس سے چھوٹا مگر اہم حملہ ہندوؤں کی طرف سے اس ملک میں جہاں ہم نے چھ سو سال حکومت کی شروع ہے۔ اس کے مقابلہ کا طریق مجھے عرض کرنا ہے۔

حملے کی منزلیں اور پروگرام آریہ سماج نے اپنے جنم کے دن سے ہی اسلام کو دشمن بنا رکھا ہے۔ زمانہ طالب علمی میں میرے کانوں نے سنا تھا کہ پہلے انگریز اور پھر مسلمانوں کو ہندوستان سے بوریا بستر Bag + Baggage باندھکر رخصت ہونا پڑے گا۔ یہ ابتدا تھی۔ لیکن جب سے ہندو سبھا نے اپنی باگیں آریہ سماج کو دی ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کو مذہبی کتاب ماننے والوں کا پروگرام اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ انگریزی حکومت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے متعلق ہندو پروگرام کا خلاصہ یہ ہے۔ ؎

شدھ ہو جائینگے مسلم یا مدینے جائیں گے
مثل انصاری و اجمل یا چلن ہو جائے گا

گویا آریہ سماج کی قیادت میں ہندو حملے کی آخری غرض یہ ہے۔ کہ مسلمان یا تو اُن کے غلام بنکر رہیں۔ یا پھر ہندوستان چھوڑ کر عرب میں جا آباد ہوں۔

یہ جرأت کیوں ہے؟ زندگی جذب منفعت اور دفع ضرر کا نام ہے۔ ان دو اوصاف کا فقدان عارضی علالت اور مستقل موت کہلاتا ہے جو کچھ انفرادی زندگی کی نسبت صحیح ہے۔ وہی قومی زندگی کی نسبت درست ہے۔ مسلمانوں کی قوم (یعنی قرآن کریم کے ماننے والوں اور محمدؐ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعوےٰ کرنے والوں) نے علما کی کوتاہ اندیشیوں غلط عقائد کی پیروی اسلاطین اور امراء کی بے توجہی عیاشی اور اسراف کے باعث ان دونو اوصاف کا عارضی فقدان ہوچکا ہے اور اس وجہ سے اس بیمار جسم پر دشمن کو حملہ کرنے کی جرأت ہوئی ہے۔

نفرت کا جواب محبت سے یاد رہے۔ کہ کائنات پر نظر کرنے سے خدا تعالیٰ کے دو خاص اوصاف کا پتہ چلتا ہے۔ ایک جلال (طاقت وقدرت) ہے۔ اور دوسرا جمال (خوبصورتی و ملاحت) جلال مضبوط ہاتھ اور سطوت اور جبروت کا مقتضی ہے۔ اور جسمانی فتح اور غلبہ کا اس پر انحصار ہے۔ مگر جمال محبت اور رافت کا مطالبہ کرتا۔ اور تسخیر قلب اس سے وابستہ ہے۔ سرکار دو عالم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلعم کے دو نو نام محمدؐ و احمدؐ ان اوصاف باری کے نمائندہ ہیں۔ چونکہ اسلام پر اب تلوار سے حملہ نہیں۔ اس لئے جمال کو غلبہ ہوگا۔ اور احمدیت کے ذریعہ قلوب کی زمین کو تسخیر کیا جائیگا۔ اور نفرت کا جواب محبت سے ہوگا۔

ہمارا پروگرام ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ تاریخ اپنا اعادہ کر رہی ہے۔ یہ بھائی کورو بن کر کمزور پانڈو (مسلمانوں) پر حملہ آور ہیں۔ مگر کرشن سیدنا احمد علیہ السلام کے وجود میں آگئے ہیں۔ اور اب بیمار اچھے ہو رہے ہیں۔ مردہ جسم میں جان آرہی ہے۔ گو مسلمان لیڈر خوف کھا رہے ہوں۔ مایوسی اُن کو سامنے دکھائی دے رہی ہو۔ اور مشکلات کی تاریکی میں انہیں نجات کا راستہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ فتح اسلام کی ہوگی۔ اور ہم اس پروگرام کا اعلان کرتے ہیں۔ ؎

بُتانِ ہند کو اک روز رام کرلیں گے
خدا کے فضل سے ہم اپنا کام کرلیں گے
ڈرا رہے ہیں کہ یوں ہوگا ہائے یوں ہوگا
وہ آئیں شوق سے ہم انتظام کرلیں گے
کرے گا کون جہاں میں اشاعتِ اسلام
مرے نبیؐ کے صحابہ کرام کرلیں گے

دنیا سن لے اور لکھ لے۔ کہ ہمالہ اپنی بلندیوں کے ساتھ ہمیں کبھی اس پر چڑھنے سے نہیں روک سکیگا۔ گنگا اپنے تیز بہاؤ کے ساتھ ہمیں اشنان سے باز نہیں رکھ سکیگی۔ ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ پنجاب میں ہوگا۔ ستلج کے پانیوں نے سکندر اعظم کی فوجوں کو توڑ دکھا دیا۔ مگر محمد رسول اللہ صلعم کے غلاموں کو انہوں نے رستہ دیا۔ اب پھر ایسا ہی ہوگا

ہندو کام کے تین پہلو ہندوؤں کا کام کامل نظم کے ساتھ تین پہلوؤں سے ہو رہا ہے۔ (۱) مذہبی (۲) سیاسی۔ (۳) اقتصادی۔ مسلمانوں کی واقفیت کے لئے اس کی چند مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔ تا خود حفاظتی کے لئے ناواقف افراد قوم کو واقف کیا جاسکے۔ اور جان سے زیادہ عزیز اسلام کی حفاظت کی جاسکے ❊

مذہبی پہلو بجائے اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کرنے کے ہندو حملہ میں اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گندے گستاخانہ اور جھوٹے اعتراض کرنا اس پہلو کا جزو اعظم ہے۔ اور اُسے مفصلہ ذیل طریق پر عمل میں لایا جارہا ہے۔

الف تحریری ۱۔ اشاعت کتب مثلاً (۱) ستیارتھ پرکاش جس کے ۱۳ و ۱۴ سملاس کی دل آزار عبارتوں کو قائم رکھنے کیلئے اسے مقدس کتاب کہنے لگے ہیں۔ اور دس زبانوں میں شائع کرچکے ہیں

اور ابھی ترجمے کئے جارہے ہیں۔ (۲) راجپال - کالی چرن جیسے لوگوں کی تصانیف جنہیں ایک زبان میں ضبط کئے جانے پر دوسری زبان میں شائع کیا جارہا ہے۔

ب - ٹریکٹ جو ہر زبان میں ہر جگہ بکثرت شائع ہوتے ہیں۔ اور جن میں اسلام - قرآن اور بانئے اسلام فداہ ابی و امی پر فرضی اعتراضات کئے جاتے ہیں۔

ج - اخبارات و رسائل (۱) مذہبی مثلاً ورتمان۔ مسافر آگرہ وغیرہ (۲) سیاسی۔ مثلاً پرتاپ۔ ملاپ جن میں اشتعال انگیز عنوان دیکر کسی غیر معروف مجرم مسلمان کے فعل کو اسلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

د - تصاویر۔ (۱) کارٹون جیسا ملاپ نے اسلام کو مرلی ٹٹو کی شکل بنا کر شائع کیا تھا (۲) مصور رسائل جیسے بلیدان چتراولی (۳) عام فوٹو جیسا شردھانند صاحب کو جامع مسجد دہلی میں منبر پر کھڑا بتا کر ملکانوں کو اشدھ کرنے کی ترغیب دی گئی۔

(۴) ان کتب کو کم قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی شخص کی کتاب حکومت ضبط کرے۔ تو اس کے ذریعہ سے دوسری کتاب کا اشتہار دلایا جاتا ہے۔ اور مختلف سماجیں ایسی کتب خرید کر مسلمانوں کو مفت بھجواتی ہیں۔ جیسا کہ رسالہ راجپال اور ورتمان کی ضبطی کے بعد ستیارتھ پرکاش کی فروخت کا سستی قیمت پر راجپال کی طرف سے اعلان کرایا گیا۔

۲ - تقریراً ۱ - مرتدین کو خود لکھکر مضمون دیا جاتا ہے۔ جو حالات کے ماتحت کبھی سخت ہوتا ہے۔ جیسا کہ شانتی دیوی سابقہ اصغری سے نو آریہ کانفرنس دہلی میں کرایا گیا۔ اور کبھی نرم صرف مرتد کے تبدیلی مذہب کا اظہار کرانے کے لئے جیسا کہ پچھلے دنوں برہمو سماج مندر حیدر آباد دکن میں کسی عورت "ساوتری بائی از کنیا اردگیا مندر بروده سابقہ نذیر بی ......" کے لیکچر "اطمینان قلب" سے کیا گیا۔

۲ - دھرم بھکشو لیسے او پدیشکوں کے ذریعہ جو اسلام و قرآن کے خلاف دل آزار الفاظ استعمال کئے بغیر بول ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ نینی تال میں پنڈت صاحب موصوف اس لئے تقریر نہیں کر سکے۔ کہ اُن کو اسلام پر حملہ کرنے سے روکا گیا تھا۔

(۳) - جوتشیوں۔ پھیری والوں - اطبّا۔ وکلا۔ اور مدرسین کے ذریعہ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۲۰ - ستمبر ۱۹۲۷ء نمبر ۲۴ جلد ۱۵) مسلمان عورتوں کو بھگانے کے طریق تجویز کئے گئے ہیں +

۴ - جلوس نکال کر جن میں نگر کیرتن میں۔ آریہ باجوں اور بھجن منڈلیوں کے ذریعہ اسلام کے خلاف گیت گا کر اور دولت و ثروت کا مظاہرہ کرکے اثر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

۵ - آریہ سماجی۔ مدارس۔ کالج - یتیم خانوں۔ بیوہ آشرم گروکل اور اوپدیشک کلاسز کے ذریعہ ہر ممکن طریق سے اسلام کے مقابلہ کا سامان کیا جاتا ہے۔

سیاسیات

حملہ کے اس پہلو کا مدعا یہ ہے:۔ ہندو سنگھٹن (یعنی لفظ ہندو کے نیچے مختلف الخیال نامسلمانوں کا سیاسی اتحاد) اور شدھی - (یعنی مسلمانوں کو پاک کرکے آریہ بنانا۔ اور مسلمانوں کی تعداد میں کمی کرکے ہندوستان میں ہندوؤں کی تعداد بڑھانا) حصول مدعا کے لئے حسب ذیل کوششیں عمل میں لائی جا رہی ہیں +

۱ - اسلامی بادشاہوں پر حملے - اُن کے خلاف غلط الزامات کی اشاعت کی جاتی ہے۔ مثلاً حقیقت رائے کا فرضی قصہ کہ ایک بچہ کو جبراً مسلمان بنایا۔ اور ایسا ہی گورو گوبند سنگھ جی تیغ بہادر وغیرہ سکھ گوروؤں کی نسبت مسلمانوں کے فرضی مظالم کی داستانیں تقریراً و تحریراً سنائی جاتی ہیں۔

۲ - سیواجی - بندہ بیراگی کے جنم دن اور لیکھرام و شردھانند کی موت کے دن منا کر اسلام کے خلاف نفرت کی اشاعت کی جاتی ہے۔

۳ - دلت اودھار۔ شدھی۔ سیوا سمتی - ہندو مہاسبھا - نو آریہ - آریہ کمار۔ ذات پات توڑ وغیرہ وغیرہ کانفرنسیں منعقد کرکے سنگھٹن اور شدھی پر زور دیا جاتا ہے۔ اور ان آریہ جلسوں میں ہندو لیڈر شامل ہوتے ہیں۔

۴ - گورنمنٹ کو دھوکہ دے کر مردم شماری میں تمام اچھوت اقوام اور غیر ہندو عنصر کو جو گائے خور ہیں۔ اور جسے ہندو برادری میں سوشل حقوق حاصل نہیں اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔ اور مسلمانوں کے مقابل اکثریت دکھائی گئی ہے۔ جو حقیقتاً نہیں۔ چنانچہ منوسمرتی کے پیرو ہندو ۶ - کروڑ سے زیادہ نہیں۔ اور ہندوستان میں قطعاً ہندو مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت نہیں۔ ہندوستان کی آبادی کی تقسیم قریباً اس طرح ہے:۔

مسلمان - - - ۷ کروڑ - اچھوت ادنیٰ اقوام - ۸ - کروڑ
بدھ و جینی - - ۲ - " - مسیحی سکھ پارسی - ۱ - "
ہندو مظالم سے تنگ شودر - ۴ - " - منوسمرتی سے آزاد - مثلاً آریہ برہمو - کبیر پنتھی وغیرہ وغیرہ ۵ " - خالص ہندو - ۶ - کروڑ

۱۰ - نفوذ اصلاحات پر اپنی اکثریت کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرکے اسلام پر اپنے غلبہ کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً کلکتہ میں ...... کا نام بدل کر اُسے شردھانند پارک بنایا گیا۔ پونا میں میونسپل ہال کے اندر "سیواجی" کی تصویر لٹکائی گئی ہے۔ امین آباد پارک لکھنؤ میں جلسہ میلاد نبوی کو روکا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ بعض جگہ گاؤ کشی کی ممانعت کے ریزولیوشن تجویز کئے گئے +

۶ - (۱) حکومت کے عہدوں پر تصرف اور ہر محکمہ میں جہاں قابو ملے۔ مسلمانوں کو اُن کے جائز حقوق سے محروم کرنا اور سادہ انگریز افسروں کو مغالطہ دیکر مسلمانوں کو نقصان پہنچانا جیسا کہ اکثر مسلمان اخبارات میں شائع ہوتا رہتا ہے۔

(۲) اس تصرف عہدہ داری سے یہاں تک انصاف کا خون کیا گیا ہے کہ بعض دیہات و قصبات کے اسلامی نام مٹا کر سرکاری کاغذات میں ہندو نام درج کر دئے گئے ہیں۔ مثلاً ضلع گوجرانوالہ میں علی پور کو اکال گڑھ اور رسول نگر کو رام نگر لکھا گیا ہے۔

۷ - پریس پر قبضہ۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندہ اور مالکان ہندو ہیں۔ اور ہندو اخبارات زیادہ تعداد میں ہونے کے باعث تاریں خریدنے والے ہیں۔ اس لئے ہندو آواز متفقہ طور پر اخبارات کے نمائندوں اور تاروں کے ذریعہ ہندوستان کے کونے کونے تک پہنچتی ہے۔ اور جہاں ایک طرف ہر ہندو رائے کا تاریں باقاعدہ اعلان کرتی ہیں۔ اور اخبارات سنسنی خیز عنوان قائم کرکے بات کا بتنگڑ بناتے ہیں۔ اور ان کے مضامین باقاعدہ ترجمہ ہوکر فوراً حکومت کو پہونچ جاتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کی جائز اور صحیح شکایات بھی حکام کے کانوں تک نہیں پہونچتیں۔ اور نہ ہی ان کا پبلک کو علم ہوتا ہے۔

۸ - ہر حادثہ پر ہندو لیڈر موقعہ پر پہونچتے۔ تاروں سے پریس و حکام کو اپنے مطلب کے مطابق خبر دیتے۔ خود بنا کر رسوخ سے کام لیکر اکثر واقعات کو بگڑی شکل میں پیش کرتے ہیں اور فسادات پر مسلمان ہی مار کھاتے۔ مسلمان ہی پکڑے جاتے۔ اور پھر ہندو وکلاء بیرسٹروں کی پیروی سے مسلمان ہی سزائیں پا جاتے ہیں۔

۹ - مسلمانوں کی زبان بلکہ ملک ہندوستان کی زبان اردو ہو رہی ہے۔ مگر اردو کی بجائے یو۔ پی میں ہندی اور دوسرے صوبوں میں اور ہندو دیسی ریاستوں میں مقامی زبانیں جن میں سنسکرت کے الفاظ کی بھرمار ہے۔ عدالتی اور تعلیم کے توسط کی زبانیں بنائے جانے کی کامیاب کوشش جاری ہے۔ اور اس کا مقصد سنسکرت کا احیا اور عہد اسلامی کی یادگار زبان اردو کا اخراج ہے۔

۱۰ - اچھوت اقوام کو ہندو بنانے کی سعی اور ساتھ ساتھ تاکید کہ وہ مسلمانوں سے چھوت چھات کریں۔ چنانچہ میری ذاتی تحقیقات ہے۔ کہ پنجاب - اڑیسہ۔ بھوپال۔ حیدر آباد دکن کی اقوام جو پہلے مسلمانوں کے ہاتھ سے کھا لیتی تھیں۔ اب مسلمانوں سے چھوت کرتی ہیں

اور اپنا نام آریہ بتا کر مسلمان کے ہاتھ سے کھانا جائز نہیں مجھتیں

۱۱- ایسے ڈرامے لکھے گئے ہیں۔ جن میں سلاطین اسلام کی ہتک کی گئی ہے۔ مثلاً حضرت محی الدین اورنگ زیب ؒ کی لڑکی کا نعوذ باللہ سیوا جی سے اور شہزادہ شجاع کی صاحبزادی کا راجپوت سے تعشق ظاہر کیا گیا ہے۔

۱۲- یورپ اور امریکہ میں تھیوسوفیکل سوسائٹیوں کے ذریعہ سے اور ہندو لیڈروں کے لیبر پارٹی کے ساتھ تعلقات کے باعث اور بعض ہندوؤں کا بولشویک لوگوں سے رابطہ ہونے کے باعث ہندو زاویہ نگاہ کو کل ہندوستان کے خیالات سمجھا جانے لگا ہے۔ اور امریکہ میں تو ہندوستانی کی بجائے سب کو ہندو کہا جاتا ہے۔ انگلستان میں بھی سوائے مخصوص لوگوں کے عوام ہندو خیالات ہندو تہذیب کو ہندوستان سمجھتے ہیں۔

۱۳- مہابیر دل۔ آریہ ویر دل اور ایسی دوسری جماعتیں بنا کر مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے ارادے ہیں۔ عجیب تر یہ بات ہے۔ کہ سیوا سمتیاں اور سکوٹس بھی اس فرقہ وارانہ مناقشات سے علیحدہ نہیں رکھے جاتے ہیں خود حیدر آباد دکن میں ہندو سکوٹس کو گاتے ہوئے سنا۔ ہے سکھ میں سدا بھگوان سے ہمارا پیارا ہندوستان اور ہندوستان کو بعض معلوم ہے ڈاکٹر مونجی کی شاگردی میں ہندوستانی بچے بھی

۱۴- ہر چھوٹے چھوٹے واقعہ کے متعلق کونسلوں میں سوالات کئے جاتے ہیں۔ اور متواتر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً میر قاسم علی صاحب کی کتاب کے متعلق کس طرح بار بار سوالات کئے گئے۔

۱۵- ہندو تعداد کو بڑھا کر پیش کرنے کیلئے جین اور بدھ سکھ لوگوں کو جو ویدوں کے منکر ہیں۔ اور کھان پان۔ عبادت رشتہ داری غرض ہر رنگ میں ہندوؤں سے جدا ہیں۔ ہندو لفظ کے نیچے لائے جانے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۶- ستیہ گرہ نام سے حکومت کے ساتھ عدم تعاون کرتے کرتے اب لٹھ گرہ کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ اور یہ قانون شکنی جسے سچا عہد کہا جاتا ہے۔ اکثر جگہ اس لئے کی گئی ہے۔ کہ حکومت نے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کر کے ہندوؤں پر بعض پابندیاں عائد کی تھیں۔ ایسے ستیہ گرہ کی مشہور مثالیں پٹوا کھالی۔ ناگپور اور کلکتہ و سورت میں مونجے مالوی صاحبان کی قانون سے خلاف ورزی کرنا ہے۔

اقتصادیات اس پہلو سے ہندوؤں کا دولت حاصل کرنا اور دوسروں کو اپنا دست نگر رکھنا مقصود ہے جیسے ذیل کے ذرائع استعمال کر کے عمل میں لایا جا رہا ہے۔

۱- ساہوکارہ کے ذریعہ۔ سود در سود در سود لیکر مسلمان زمینداروں کی زمینیں اور جائدادوں پر قبضہ کیا جاتا ہے۔ اور حالت یہ ہے۔ کہ بڑے بڑے مسلمان امرا اور رؤسا و زمیندار تمام کمائی و آمد ساہوکاروں کی نذر کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف ان کی جائدادیں بنیوں کے پاس رہن ہیں۔ بلکہ بعض حالات میں تو شادیوں کے کپڑے اور جواہرات بھی مارواڑیوں کے پاس مکفول ہیں۔

۲- تجارت قریباً تمام کی تمام ہندو ہاتھوں میں ہے۔ تھوک کی چیزوں پر ہندو قابض ہیں۔

۳- غلہ اور اشیاء خوردنی ہندو ہاتھوں میں ہیں۔ اور ہندو دکاندار خصوصاً حلوائی ہندو مسلمان دونوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

۴- مسلمانوں کے ہاتھ میں جو پیشے تھے انکا بتدریج مقاطعہ کر کے اس کی جگہ ہندو پیشہ ور کھڑے کر دئے ہیں۔ مسلمان باجہ والوں موٹر ڈرائیورس اور چوکیداروں کی جگہ ہندو بینڈ والے اور سکھ چوکیدار اور موٹر ڈرائیورس مقرر کئے گئے ہیں۔

۵- ولایت کے سوداگروں اور کمپنیوں کی ایجنسیاں اور دلالی قریباً تمام کی تمام ہندو تصرف میں ہیں۔

مقابلہ کے طریق ان تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے سے میرا مقصد یہ ہے۔ کہ حریف کی ہمدردی اور اپنی حفاظت کے لئے نہ صرف اس کے حملہ کو روکا جائے۔ بلکہ جوابی کوشش کر کے اسے اپنا بنا لیا جائے۔ اس مقابلہ کے بھی تین طریق ہیں۔ (۱) مذہبی۔ ۲۔ سیاسی۔ ۳۔ اقتصادی اور بہترین راستہ یہ ہے۔ کہ چند زائد امور کے علاوہ جو آئندہ عرض کروں گا۔ حملہ آور کا مطالبہ اس کے اپنے سکہ میں ادا کر دیا جائے۔ اور جن طریق کے استعمال سے اسلام کو کچلنے کے منصوبے ہیں۔ ان میں سے جائز طریق خود بھی اختیار کر لئے جائیں۔ اب ہر سہ پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہوں۔

مذہبی تبلیغ۔ یعنی ہندوؤں کو مسلمان کیا جائے۔ اس کے لئے جیسا کہ سورہ والعصر میں ارشاد باری ہے۔

(۱) ایمان (۲) اعمال صالحہ (۳) حق کا پہونچانا اور استقلال سے کام لینا ضروری ہے۔ ان چار ضروری امور کو سہولت کے لئے دس حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) ایمان۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں کو قلزم کے پانیوں میں سے خشک پاؤں گذرنے اور محمد عربی صلعم کے صحابہ کو آخرش کامیاب ہو جانے کا یقین تھا۔ اسی طرح مسلمان ایمان رکھیں۔ یہ کہ گو مشکلات ہمالہ کی طرح بلند اور برہمپترا کی طرح فراخ ہیں۔ مگر ہم ہمالہ کو چیر ڈالیں گے۔ اور برہمپترا کے پار اتر جائیں گے۔ اسلام کا دنیا پر غالب آنا آسمان پر لکھا جا چکا ہے۔ اور یہ یقیناً ہو کر رہیگا۔

(۲) اعمال صالحہ۔ ایمان ایک بیج ہے۔ اور اعمال صالحہ اس بیج سے اگنے والے پودے کا پھل۔ جس قوم کے اقوال و افعال اخلاق و معاملات درست ہوں گے۔ وہ کامیاب ہو گی۔ مسلمان اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے روشن ماضی کا خیال کر کے اپنے عملی نمونے درست کریں۔

(۳) ایثار۔ تبلیغ حق قربانی کے بغیر نہیں ہو سکتی جب تک وقت آرام اور اموال کو اللہ کی راہ میں نذر نہ کیا جائیگا کامیابی کی خوبصورت دیوی آپکو محبت کی نگاہ سے نہیں دیکھیگی۔ ایثار فوری و وقتی اس قدر کام نہیں دیتا جس قدر دوام اور تواتر سے اس پر عمل پیرا ہونا نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ قومی ایثار کے ثمرات اگر دیانتدار امین ہاتھوں تک نہ پہنچیں تو وہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایثار کے ساتھ ایسے ہاتھوں کی تلاش بھی ضروری ہے۔

(۴) ہمدردی و محبت کے سوا صحیح تبلیغ نہیں ہو سکتی مسلمانوں پر لازم ہے۔ کہ اپنی برسوں کی غفلت شعاری سے باز آ کر اپنے بھائیوں کو قعر مذلت سے نکال لیں جس طرح بقول مسٹر نیویڈ تا اسلام کے ذریعہ ہندوستان کو پہلے ۱۵۰ برکات حاصل ہوئی ہیں۔ اسی طرح اب اور برکات سے اس سرزمین کو متمتع کریں۔

رواداری (۵) مذہب انسان کو خدا کے اخلاق سکھاتا ہے۔ اور جس طرح خدا کا سورج بلا قید رنگ و مذہب سب پر چمکتا ہے۔ اسی طرح اسلام کی تعلیم کی رو سے مخلوق خدا کی ہمدردی کے وقت تفریق کرنا جائز نہیں۔ اور جو لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ کافروں کا قتل جائز ہے۔ مرتدین کی سنگساری کی اسلام نے تعلیم دی ہے۔ اور کہ مہدی آ کر کفار کو قتل کریں گے۔ وہ دشمنان اسلام ہیں اور شریف ہندوؤں کو بجا شکایت ہے کہ ایسے لوگ اچھے شہری ہونے کے قابل نہیں۔ وہ مہذب انسانوں میں شمار کئے جانے کے اہل نہیں۔ وقت ہے کہ مسلمان ایسے غلط عقائد کو ترک کر کے اسلام کی اصل تعلیم پر عمل کریں۔ اور مذہب میں رواداری کے زریں اصول کو اپنی تبلیغ میں نمایاں جگہ دیں۔

(۶) استقلال۔ مسلمان جس کام کو کرتے ہیں۔ اسے شروع کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ تواصو بالصبر پر عمل کر کے استقلال سے فوری نتائج کا خیال ترک کرتے ہوئے کام کریں۔

(۷) تنظیم۔ جب تک ایک منظم جماعت ایک امام کے ماتحت عین فوجی قواعد کے ماتحت کام نہ کریگی۔ پوری کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس وقت مسلمانوں میں انفرادی

تبلیغی کوششیں ہیں۔ جو لورپول کے کوئیلم کی کوششوں کے مشابہ ہیں۔ جو نتیجہ خیز اور دیرپا نہیں۔ دنیا میں دوست و دشمن تسلیم کرتا ہے کہ مسلمانوں میں حقیقی تنظیم کے ماتحت صرف جماعت احمدیہ قادیان کام کر رہی ہے۔ پس جو لوگ اسلام سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ احمدی ہو جائیں۔ اور آسمان سے قائم کی ہوئی تنظیم کے ساتھ خدمت اسلام کا کام کریں۔

(۸) ریزرو فنڈ۔ اندرون تبلیغ کا کام روپیہ کے بغیر ممکن نہیں۔ اور فوری ضروریات پر فوری چندے جمع کرنا مشکل ہے۔ اس لئے ایک مستقل ریزرو فنڈ کا ہونا اشد ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۲۵ لاکھ روپے کی تحریک کی ہے۔ جو لوگ باقاعدہ جماعت احمدیہ میں شامل نہیں۔ اور سپاہیوں کی طرح صف اول میں آنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ ان کو لازم ہے کہ امداد پہونچانے والوں میں شامل ہوں۔ اور ترقی اسلام کے ریزرو فنڈ میں حصہ لیکر اڑے وقت میں اسلام کی امداد کریں۔ اور یہ واضح ہے کہ احمدی جماعت سے بڑھکر دیانت سے کام لینے اور احتیاط سے خرچ کرنے کی اہلیت اور کوئی فرد یا جماعت نہیں رکھتی۔

۹۔ علماء۔ تبلیغ میں جس جماعت کو زیادہ حصہ لینا چاہیئے اور مسلمین کی تربیت یا عامۃ المسلمین کی تعلیم۔ یا مبلغین کا تیار کرنا تھا۔ وہ علما کی جماعت تھی۔ مگر انکی ناگفتہ بہ حالت نے اسلام کو خطرناک نقصان پہونچایا ہے۔ اس لئے وقت ہے۔ کہ اس مُلّا گروہ کی فتویٰ بازی۔ تنگدلی۔ عوام پر حکمرانی۔ کوتاہ نظری۔ اور اسلام کی روح سے ناواقفیت کے باعث شاہ افغانستان کے قول کے مطابق ان کو رخصت کر کے حقیقی مسلمان امن پسند زمانہ شناس مبلغ علما تیار کئے جائیں۔ اور خدا کے فضل سے احمدی جماعت ایسا کر رہی ہے ؂

۱۰۔ دعا۔ مادی اسباب پر نظر رکھنے والے لوگ مایوس ہوتے ہیں۔ مگر مسلم اسباب کے پیدا کرنے والے پر تکیہ کرتا ہے اور ہر کوشش کے بعد دعا کرتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے۔ کہ دعائیں ناممکن کو ممکن کر دیتی ہیں۔ اور اسلام پر حملہ کا جواب سہام اللیل ہیں۔

سیاسی سیاسی حملے کا جواب دیتے ہوئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ (۱) حکومت سے تعاون کریں۔

ان کے ہاں کم ہے۔ مگر اسلام عدم تعاون اور قانون شکنی [illegible] کرتا ہے۔ اور معاملات ناقابل برداشت ہو جانے

کی صورت میں ہجرت کا حکم دیتا ہے۔ جو لوگ عیسائیوں کے مقابل بت پرستوں سے صلح کریں گے۔ اور اسلام کی تعلیم کو پس پشت ڈالکر قانون شکنی پر آمادہ ہوں گے۔ وہ یقیناً نقصان اٹھائینگے۔ سابقہ تجربات اس کے شاہد ہیں۔

۲۔ انتظام کے ساتھ اخبارات۔ تاروں۔ وفود۔ ممبران کونسل و اسمبلی کے ذریعہ اپنی شکایات بلا تاخیر حکام کو پہونچائیں۔

۳۔ مسلم نیوز ایجنسی قائم کریں۔ اور اپنا پریس مضبوط کریں۔ تا جس طرح ہندو آواز فوراً ملک کے کونے کونے تک پہونچتی۔ اور ہر زبان میں شائع ہوتی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کی آواز بھی سنائی جا سکے۔

۴۔ برٹش پارلیمنٹ کی سیاسی جماعتوں کو متواتر مسلمانوں کے زاویہ نگاہ سے واقف رکھا جائے۔ اور خصوصاً برسر اقتدار جماعت کو اسلامی حقوق کی حفاظت کی طرف متوجہ کیا جائے۔

۵۔ سائمن کمیشن کا مقاطعہ نہ کریں۔ بلکہ دوسرے قلیل التعداد سیاسی جماعتوں کے ساتھ ملکر اپنے مطالبات سے ممبران کمیشن کو آگاہ کریں۔ اور جن ہندو چالوں کا میں نے سیاسی حملہ میں ذکر کیا ہے۔ ان سے کمیشن کو واقف کرائیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ سر امیر علی اور حسرت موہانی جیسے لوگوں کے مشورہ کو ترک نہ کریں۔

۶۔ جوش سے کام نہ لیں۔ جیسا کہ عبدالرشید کے پھانسی چڑھنے پر کیا گیا۔ کیونکہ ایسے جوش مسلمانوں کے نقصان کا باعث ہوئے ہیں۔ مجرم کی حمایت سے اللہ تعالےٰ ناراض ہوتا ہے۔

۷۔ مسلم سکوئٹس۔ جیش الاسلام۔ اور والنٹیئرز کی جماعتیں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے تیار کی جائیں مگر ان کا مقصد آریہ ویر دل کی طرح کسی قوم کی مخالفت نہ ہو

۸۔ باسفورس کے کناروں پر نظر رکھکر ہندوستان کو کچھ نہیں ملا۔ اس لئے گنگا و جمنا کے پانیوں کی حفاظت کریں اور جن وادیوں پر چھ سو سال حکومت کر کے حقوق جمائے ہیں۔ اس وطن مقدس کی حفاظت کریں۔

۹۔ پنجاب۔ سرحد۔ بنگال۔ سندھ۔ چاروں صوبوں میں اپنے حقوق حاصل کر کے اپنے تئیں تاریخی روایات کے مطابق انصاف پسند اکثریت ثابت کر دیں۔ اور جداگانہ انتخاب کے طریق کو اپنی حالت سنبھلنے تک ترک نہ کریں۔

۱۰۔ اتحاد بین المسلمین کو۔ جو اختلاف مذہب تسلیم کر کے سیاسی اصول پر کیا جائے۔ وسیع اور مضبوط کریں۔ تا ملک میں امن ہو۔ حکومت کی تشویش کم ہو ؂

اقتصادیات مسلمانوں کی اقتصادی حالت درست کرنے اور ہندو حملہ کا جواب دینے کے لئے ذیل کے طریق اختیار کئے جائیں۔

۱۔ بدرسوم کی اصلاح کی جائے۔ شادی۔ ختنہ گیارہویں۔ میلاد۔ عرسوں وغیرہ پر جو بے جا صرف ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات سود پر روپیہ لیکر ہوتا ہے۔ اسے یک قلم بند کر دیا جائے۔ تا مسلمانوں کی دولت جو دوسرے گھروں میں جا کر مسلمانوں کی تباہی پر صرف ہوتی ہے۔ محفوظ ہو جائے ؂

۲۔ سود دینے اور لینے سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ یہ اللہ سے لڑائی ہے۔

۳۔ تجارت میں جائز حصہ لینے کی پوری کوشش کی جائے۔ اور جو تاجر چھوٹی دکانیں کھولیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ چھوٹی بچی جب روٹی پکاتی ہے۔ تو وہ پُر نقص ہوتی ہے۔ مگر بڑے ہونے پر نقص دور ہو جاتا ہے اسی طرح نیا دکاندار جس کی صرف ایک قوم گاہک ہے اور جس کا خرچ بھی زیادہ ہے۔ شروع میں ناتجربہ کاری سے مہنگا فروخت کریگا۔ اور مال بھی اچھا نہ ہوگا۔ تاہم اس کی سرپرستی کی جائے۔

۴۔ چھوت چھات۔ جب تک ہندو لوگ مسلمانوں سے چھوت کرتے اور ان کے ہاتھ سے روٹی و مٹھائی وغیرہ نہیں کھاتے۔ اور مزید برآں اشد ہونے والے بھنگیوں تک کو مسلمانوں سے چھوت چھات کا سبق دیتے ہیں۔ اس وقت تک ایسے زیادتی کرنے والوں کا جواب یہ ہے۔ کہ ان کے ہاتھ سے کچھ نہ کھایا جائے۔ اور ان سے چھوت کی جائے۔ تا ان کو بھی وہ احساس ہو جو مسلمانوں کو اس نفرت آمیز سلوک سے ہوتا ہے۔ ہندوستان کی بہتری کے لئے ہندوؤں کو یہ احساس کرانا ضروری ہے۔ کہ ان کو مسلمانوں پر مذہباً سیاستاً یا کسی طرح بھی فوقیت حاصل نہیں۔ اور کہ مسلمان اپنا روپیہ اشد ہاتھوں سے بنی ہوئی چیزوں پر صرف کر کے ضائع نہیں کرنا چاہتے۔

خلاصہ ہندوؤں نے آریہ سماج کی کوتاہ اندیشی پالیسی اختیار کر کے اسلام پر حملہ کر دیا ہے۔ اور اس حملہ کا جواب اسلامی اتحاد۔ حکومت سے تعاون اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایات کے ماتحت تبلیغ ہے پس دوستو! تمہارے دل میں محبت رسول صلعم ہاتھ میں لوائے احمد ہو۔ تمہاری آنکھ آسمان پر ہو۔ اور تمہارا قائد اعظم محمود ہو۔ اور تمہاری زبانوں پر نعرہ اللہ اکبر ہو۔ تو پھر تمہاری فتح یقینی ہے۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود کی دعا میں حکمت

از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۲۹ء

(۱۰ جنوری ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں اس خطبہ جمعہ کا ایک حصہ درج کیا جا چکا ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے) ایڈیٹر

ایک سوال کے متعلق جو پچھلے ہفتہ میرے سامنے پیش ہوا۔ میں اس وقت روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ ایک دوست نے لکھا کہ ۱۹۲۵ء کے خطبہ میں میں نے درود کے متعلق روشنی ڈالی تھی۔ جس سے بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا تھا۔ مگر وہ کہتے ہیں۔ ایک سوال ہے۔ جس پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ جو کہ ضروری ہے وہ

سوال یہ ہے۔

کہ درود میں یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اسی طرح یہ دعا ہے۔ اللھم بارک علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

حالانکہ رسول کریم صلعم کا درجہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑا ہے۔ ایک بڑے درجہ والے کے لئے یہ دعا کرنا کہ اُسے وہ کچھ ملے۔ جو اُس سے چھوٹے درجہ والے کو ملا۔ اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ یہ دعا کرتے ہی چلے جانا۔ اور قیامت تک کرتے چلے جانا۔ یہ

ایک معمہ اور چیستان

ہے۔ جس کا حل ضروری ہے۔ واقعہ میں اگر اس بات کی حقیقت پر غور نہ کریں۔ تو یہ بات ایسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کوئی فقیر تھا۔ ایسے لوگ چونکہ ادھر اُدھر پھرتے رہتے اور کوئی مستقل ٹھکانا نہیں رکھتے۔ اس لئے علی العموم پولیس کی دست برد میں آتے رہتے ہیں۔ اور تھانیدار کو سب سے زیادہ اختیارات کا مالک سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ اُس نے ایک۔ ای۔ اے۔ سی سے کچھ مانگا۔ مگر اس نے مانگنے سے زیادہ اُسے دیدیا۔ اس پر فقیر کا دل دعا کی طرف مائل ہوا۔ اور اُس نے اس کے لئے یہ دعا کی۔ کہ خدا تمہیں تھانیدار بنا دے

چونکہ اس کے نزدیک یہی درجہ سب سے بڑا تھا۔ کیونکہ جہاں وہ جاتا تھا سپاہی اس کے پیچھے پڑ جاتے اور تھانیدار کے سامنے پیش کر دیتے پس رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے یہ دعا کرنا کہ آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام والا درجہ دیا جائے۔ ایسی ہی دعا ہے۔ جیسے ای۔ اے۔ سی کے لئے یہ کہا گیا تھا کہ خدا انہیں تھانیدار بنا دے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس طرح یہ دعا نہیں بلکہ بد دعا معلوم ہوتی ہے۔

میرا خیال ہے۔ میں نے کئی دفعہ اس کے متعلق بیان کیا ہے۔ مگر سوال کرنے والے ایسے دوست ہیں۔ جو اخباروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور تحریریں پڑھنے والے ہیں۔ ممکن ہے۔ ان کے حافظہ کی غلطی ہو۔ اور ان کو میری بیان کردہ باتیں یاد نہ رہی ہوں یا ممکن ہے۔ میں نے ایسی وضاحت نہ کی ہو جس کی ضرورت ہو اس لئے پھر بیان کرتا ہوں۔

بات یہ ہے۔ کہ اعتراض دو جگہ پڑا کرتے ہیں۔ ایک تو وہاں جو

محل اعتراض

ہو۔ اور دوسرے ایسی جگہ جو محل اعتراض نہ ہو۔ جو محل اعتراض جگہ ہوتی ہے۔ وہاں بھی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ اعتراض غلط ہو۔ اور دوسری یہ کہ اعتراض صحیح ہو۔ مگر وہ بات نادرست ہو جس پر اعتراض پڑتا ہے۔ مگر درود تو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سکھایا ہے۔ اور آپ نے بھی نہیں سکھایا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اب ہم یہ تو کہہ نہیں سکتے۔ کہ درود میں غلطی ہے۔ اس وجہ سے دوسرا پہلو ہی اختیار کرنا پڑیگا۔ کہ ایسی جگہ پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ جو

محل اعتراض نہیں

ہے۔ اس کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ جن معنوں کے لحاظ سے اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ غلط ہیں۔ یا یہ کہ وہ معنی تو صحیح ہیں۔ مگر جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ غلط ہے۔ مگر ہم جتنا بھی غور کرتے ہیں۔ یہ اعتراض غلط معلوم نہیں ہوتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے کھلے لفظوں میں سب انبیا سے افضل آپ کو بنایا ہے۔ کیونکہ

اکمل اور اتم دین

آپ کو ہی دیا گیا۔ اور ممکن نہیں۔ کہ بڑا کام چھوٹے کے سپرد کیا جائے۔ اور چھوٹا کام بڑے آدمی کے۔ بڑا کام بڑے کو ہی دیا جاتا ہے۔ اور چھوٹا چھوٹے کو۔ کبھی کوئی عقلمند یہ نہ کریگا۔ کہ گھسیارے کا کام تو ایک تعلیم یافتہ آدمی کے سپرد کرے۔ اور وزیر کا کام گھسیارے کے سپرد۔ کوئی بادشاہ یہ نہیں کریگا۔ کہ وزیر کا کام ایک معمولی آدمی کے سپرد کر دے۔ اور وزیر کو کسی ادنے سے کام پر لگا دے جسے کہ وہ یہ بھی نہ کریگا۔ کہ وزیر اعظم بننے کے لائق انسان کو وزیر بنا لے۔ اور وزیر کو وزیر اعظم بنا دے۔ جب کوئی انسان اس طرح نہیں کر سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ کیسے کس طرح ممکن ہے۔ کہ جو نبی خاتم النبیین ہونے کی قابلیت رکھتا تھا اُسے نبی بنا دے۔ اور جو نبی ہونے کی قابلیت رکھتا تھا۔ اُسے خاتم النبیین کا درجہ دے دے۔ اگر یہ مانا جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کام سب انبیاء سے بڑا تھا۔ آپ کو کامل شریعت دی گئی۔ آپ کو وہ مقام شفاعت عطا ہوا جو کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا۔ تو پھر یہ سمجھنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یا کسی اور نبی کو آپ پر فضیلت حاصل تھی۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہی اعتراض نہیں۔ بلکہ

خدا تعالیٰ پر اعتراض

ہے۔ کہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کام تو سب انبیا سے بڑھکر سپرد کیا۔ مگر سب سے بڑا درجہ نہ دیا۔

پس میں یہ مانتا ہوں۔ کہ اعتراض غلط نہیں ہے۔ مگر اس صورت میں ہمارے لئے یہی پہلو رہ جاتا ہے۔ کہ جو معنی سمجھے جاتے ہیں وہ غلط ہیں۔ اور

اصل معنی و مفہوم

کچھ اور ہے۔

اس کے لئے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اعتراض کس لحاظ سے پڑتا ہے۔ اعتراض پڑنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت ابراہیم کی

ذاتی فضیلت

کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ اور سمجھا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات چونکہ اعلےٰ ہے۔ اس لئے درود میں یہ دعا کرنی ہے۔ کہ آپ کی ذات کو وہ کچھ دیا جائے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا۔ اس سے آپ کی ہتک ہے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ذاتی فضیلت کے علاوہ اور بھی کئی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ جو

درجہ کی بلندی

کا ثبوت ہوتی ہیں۔ اور جبکہ ذاتی فضیلت کے لحاظ سے اعتراض پڑتا ہے۔ اور ادھر قرآن کریم میں درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے درود پڑھنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ تو پھر دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کس طرح اور کس لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اور درود پر اعتراض نہیں پڑتا قرآن کریم کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق

دو قسم کی فضیلتیں

بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو ذاتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ابراہیمؑ حلیم ہے اواب ہے۔ صدیق ہے۔ خدا کا مقرب ہے۔ ان فضیلتوں کے لحاظ سے لازماً ماننا پڑیگا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھکر تھے۔ ورنہ آپ خاتم النبیین اور سید ولد آدم نہیں ہو سکتے۔ مگر ایک چیز حضرت ابراہیمؑ میں ایسی پائی جاتی ہے۔ جو ان کی ذاتی خوبی نہیں۔ بلکہ اُن کی

قوم کی فضیلت

ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ۔ کہ ہم نے ابراہیمؑ کو ہی نبوت نہیں دی تھی۔ بلکہ اس کی ذریت کو بھی بڑا درجہ دیا تھا۔ اس میں نبوت رکھ دی تھی۔ یہ وہ فضیلت ہے۔ جو حضرت ابراہیمؑ کی نسل کو خاص طور پر حاصل ہوئی۔ کہ اس میں نبوت رکھی گئی اس کے ساتھ ہی ہم

ایک اور بات

دیکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی ہے۔ کہ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک (۲-۱۲۱) کہ میرے اور اسمٰعیل کی اولاد سے امۃ مسلمہ پیدا کر دے۔ اب دیکھو حضرت ابراہیمؑ تو یہ دعا مانگتے ہیں۔ کہ ان کو امۃ مسلمہ ملے مگر خدا تعالےٰ اس دعا کو اس رنگ میں قبول کرتا ہے۔ کہ ہم

نبیوں کی جماعت

پیدا کریں گے۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے جو مانگا۔ اس سے بڑھکر خدا تعالےٰ نے دیا۔ اس سے کیا معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہ خدا تعالےٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سلوک تھا کہ آپ نے جو مانگا۔ خدا تعالےٰ نے اس سے بڑھکر دیا۔ سوائے اس کے جو اس کی سنت اور قدیمہ کے مقابلہ میں آکر ٹکرا نیوالا تھا ایسے موقعہ پر بے شک انکار کر دیا۔ ورنہ ان سے یہ معاملہ ہوا۔ کہ انہوں نے مانگا مسلم۔ اور خدا تعالےٰ نے دئیے نبی۔ اب یہی بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سمجھو۔ اور درود کے یہ معنی کرو۔ کہ خدایا جو معاملہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا وہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرنا۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو مانگا۔ اس سے بڑھکر ان کو دیا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مانگا۔ اس سے بڑھکر دینا۔ اب

درجہ کے لحاظ سے فرق

یہ ہوا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفان کے مطابق اللہ تعالےٰ سے دعائیں کیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عرفان کے مطابق۔ کیونکہ جتنی جتنی معرفت ہوتی ہے۔ اس کے مطابق مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ "ججی" مانگتا ہے۔ لیکن جب ذرا بڑا ہوتا ہے۔ تو مٹھائی مانگنے لگتا ہے۔ جب جوان ہو جاتا ہے۔ تو اچھے کپڑے طلب کرتا ہے۔ جوان ہو کر یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ماں باپ اس کی کسی اچھی جگہ شادی کریں۔ پھر یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اُسے جائداد کا حصہ دیدیا جائے۔ غرض جوں جوں عرفان بڑھتا ہے۔ مطالبہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اسی طرح جتنا کسی کا خدا تعالےٰ کے متعلق عرفان ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق وہ دعا کرتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ تو یقینی بات ہے۔ کہ آپ کی دعائیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے بڑھی ہوئی ہونگی۔ اور درود میں جو دعا مانگی جاتی ہے۔ اس کا

صحیح مطلب

یہ ہوا۔ الٰہی حضرت ابراہیمؑ نے آپ سے جو مانگا۔ انہیں آپ نے اُس سے بڑھکر دیا۔ اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مانگا انہیں بھی مانگنے سے بڑھکر عطا کیجئے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہوئے کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے بڑھکر دیا جائے۔ اور وہ چیز جس کے لئے حضرت ابراہیمؑ سے بڑھکر رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو دینے کی دعا کی گئی ہے یہی ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے امت مسلمہ مانگی۔ ان کی

نسل میں نبوت

قائم کر دی گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کے لئے اُن سے بڑھکر دعا کی۔ اس لئے آپ کی امت کو اُن کی امت سے بڑھکر نعمت دیجائے۔

اس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے درود کو دیکھو۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کتنے

عظیم الشان مدارج

کے حصول کے لئے اس میں دعا سکھائی گئی ہے۔ اور جب ہم درود پڑھتے ہیں۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احسان نہیں کر رہے ہوتے۔ بلکہ اپنے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی ترقی کی دعا ہے۔ اور اتنی

جامع دعا

ہے۔ کہ اس سے بڑھکر خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ اس میں یہ سکھایا گیا۔ کہ وہ رحمتیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوئیں۔ ان سے بڑھکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ نازل کی جائیں۔ یعنی جس طرح ان کو مانگنے سے بڑھکر دیا گیا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ مانگا۔ اس سے بڑھکر دیا جائے۔ چونکہ وسعت فیض کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں بڑھی ہوئی تھیں۔ اس لئے ان سے بڑھکر دینے کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آپ کی شان سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواہش کی۔ کہ

ایک بچہ ملے

جو نسل چلائے۔ مگر خدا تعالےٰ نے اس کے مقابلہ میں فرمایا۔ میں تیری نسل کو اتنا بڑھاؤنگا۔ کہ جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جاتے اسی طرح وہ بھی گنی نہ جائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچہ نہ مانگا۔ بلکہ یہ فرمایا۔ انی مکاثر بکم الامم۔ کہ میں

اپنی امت کی کثرت

پر فخر کرونگا۔ اس وجہ سے خدا تعالےٰ نے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی زیادہ امتہ دی۔

پس درود کی دعا کا یہ مطلب ہے۔ کہ جسطرح حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں ان کی اُمتہ کے متعلق اس سے بڑھکر قبول ہوئیں جسقدر کہ کی گئی تھیں۔ اسی طرح

امت محمدیہ

کو کیفیت اور کمیت کے لحاظ ان دعاؤں سے بڑھکر دیا جائے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہیں۔

اب یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے لئے

درود کیوں رکھا

مسلمان یہ دعائیں کر سکتے تھے۔ کہ جو کچھ پہلی امتوں کو ملا۔ اس سے بڑھکر انہیں دیا جائے۔ میرے نزدیک درود کے ذریعہ دعا سکھانے میں بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کو یہ دھوکہ لگنے والا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو جو کچھ ملا۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کو نہیں مل سکتا۔ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ ہم تمہاری ذریت میں نبوت رکھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں نے یہ دھوکہ کھانا تھا۔ کہ امت محمدیہ اس نعمت سے محروم کر دی گئی ہے۔ اور اسطرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک ہوتی تھی۔ اسلئے یہ دعا سکھائی گئی۔ کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امتہ کو ملا اس سے بڑھکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتہ کو ملے۔ اور اس میں نبوت بھی آگئی پس جب کوئی مسلمان

درود کی دعا

پڑھتا ہے۔ تو گویا یہ کہتا ہے۔ کہ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ کا جو وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تھا۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتہ میں بھی پورا ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چونکہ جسمانی ذریتہ بھی تھی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی جسمانی بیٹا نہ تھا۔ اس لئے خیال کیا جا سکتا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ کیا گیا۔ وہ یہاں پورا نہ ہو گا اس خیال کو دور کرنے کیلئے درود کے ذریعہ یہ بتایا گیا۔ کہ اے مسلمانوں! تم ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت ہو۔ تمہیں یہ انعام دیا جا سکتا ہے۔

پس درود میں یہ دعا کی جاتی ہے۔ کہ جو کچھ حضرت ابراہیمؑ کی امتہ کو دیا گیا اس سے بڑھکر ہمیں دے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جو نبی آئے۔ وہ

23

ابراہیمی سلسلہ کے نبیوں سے بڑھکر ہو۔ ہاں ان میں یہ بھی فرق ہوگا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی ذریت میں نبوت رکھی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی ذریت میں۔ اس میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ اگر مومن سے کسی کو جسمانی رشتہ ہو۔ تو اس کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے اس وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل کو جو نبوت ملی۔ اس میں جسمانی رشتہ کا بھی لحاظ رکھا گیا تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر جو فیض ہوا۔ وہ

حضرت روحانی تعلق

کی وجہ سے اور روحانیت میں کمال حاصل کرنے کے باعث ہو۔

پس درود مسلمانوں کو یہ بتانے کے لئے ہے۔ کہ تمہارے اندر ان فیوض سے بڑھکر جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت پر جاری ہوئے جاری ہونگے۔ اور یہ دعا مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تھی۔ کہ تمہیں وہ کچھ ملنا ہے۔ جو مانگنے سے بڑھکر ہوگا کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسا ہی ہوا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھکر عرفان کس کو ہو سکتا ہے۔ اور آپ نے اپنی امت کے لئے کیا کیا دعائیں نہ کی ہونگی۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالےٰ آپکی امت سے یہ دعا کراتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے مانگنے سے بڑھکر دیا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دعائیں کیں۔ ان سے بڑھکر دیا جائے۔ یہ کیسی جامع دعا ہے۔ اس سے بڑھکر کوئی کیا مانگ سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ صوفیا کہتے چلے آئے ہیں۔ کہ

روحانی ترقی کا گر

درود ہے۔ یہ سن کر نادان کہتے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے رحمت اور برکت درود میں مانگی جاتی ہے۔ اپنے لئے انہیں کیا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ روحانی ترقی ہو سکتی ہے۔ مگر درود دراصل اپنے ہی لئے دعا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت دیکر اس دعا کی وسعت اور جامعیت کو اور زیادہ بڑھا دیا گیا ہے۔ پس

درود بہترین دعا ہے

اور اس پر جتنا زور دیا جائے اتنا ہی تھوڑا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس نکتہ کو پا کر اگر کوئی درود پڑھیگا۔ تو اسے دعاؤں میں خاص لطف اور مزا آئیگا۔ کیونکہ خوب پڑھنے والے کیلئے اسکے آگے [illegible]

چیستاں اور معمہ نہیں

بلکہ خدا تعالےٰ تک پہنچانے کے لئے کھلا ہوا راستہ ہے۔

غور و فکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ خدا اور رسول کی طرف سے جتنی باتیں سکھائی گئی ہیں۔ ان میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں۔ اب ان اپنی نادانی سے انہیں قابل اعتراض سمجھتا ہے۔ مگر وہ بڑی بڑی برکتیں اپنے اندر رکھتی ہیں +

لڑکیوں کی تعلیم کیلئے ترمیم شدہ نصاب

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گذشتہ دسمبر میں یونیورسٹی پنجاب کے سنڈیکیٹ نے مندرجہ ذیل ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی اس غرض سے مرتب کی تھی۔ کہ وہ لڑکیوں کے تعلیمی نصاب پر نظر ثانی کرکے اس میں مناسب ترامیم کرے۔

ڈین یونیورسٹی۔ مسٹر منوہن۔ خلیفہ شجاع الدین۔ لالہ درگا داس۔ مسز سیتا رام کوہلی۔ مسز مثل رام پرنسپل جی ہیرسین پرنسپل ای۔ ایم ایڈورڈ مس ایل ایم سٹرلنگ ووڈ اور مس خدیجہ بیگم فیروز دین۔

ممبران کمیٹی کی یہ رائے ہے۔ کہ ہندوستانی لڑکیوں کے لئے ایک خاص "نان ڈگری" نصاب تیار کیا جائے جس کے لئے ایک ڈپلومہ دیا جا سکتا ہے۔ اس نصاب سے کسی پیشہ ورانہ تعلیم کی بجائے لڑکیوں کے فہم اور کیرکٹر کی نشو و ارتقا مقصود ہو۔ اس نصاب کی میعاد دہم سے لیکر ۱۲ سال کی عمر تک تین سال ہو۔ جس میں دو سال کی وہ مدت بھی شامل ہو۔ جو اب میٹرکیولیشن کے لئے مخصوص ہے۔ نیز اس میں ایک یا اختیاری طور پر دو سال کا وہ عرصہ بھی شامل ہے۔ جو انٹرمیڈیٹ کے لئے دیا جاتا ہے۔ ممبران کمیٹی کی تجویز ہے۔ کہ طلبا ہر سال مضامین کے علیحدہ علیحدہ "گروپ" مطالعہ کے لئے اختیار کرلیں۔

ہر مضمون میں کامیاب ہونے پر سارٹیفکیٹ دئے جائیں۔ اور ڈپلومہ حاصل کرنے کیلئے ان سارٹیفکیٹوں کی مطلوبہ تعداد ضروری ہے۔

مسٹر وولنز صاحب نے "ومنز ڈپلومہ ان آرٹس" کے لئے مندرجہ ذیل نصاب تجویز کیا تھا۔ جسے مس ہیرسین اور مس سرکار نے منظور کر لیا ہے۔

نصاب — سارٹیفکیٹ

پہلا سال:۔ انگریزی۔ سارٹیفکیٹ لازمی ہے۔
خانگی اقتصادیات۔ موجودہ ہندوستانی زبان ×
حساب۔ سارٹیفکیٹ لازمی ہے۔
جغرافیہ۔ سارٹیفکیٹ
ابتدائی سائنس۔ سارٹیفکیٹ۔

دوسرا سال:۔ ڈرائنگ وغیرہ یا موسیقی۔ ×
انگریزی اور تاریخ انگلستان کا خاکہ۔ سارٹیفکیٹ لازمی ہے
خانگی اقتصادیات ×
موجودہ ہندوستانی زبان

ڈرائنگ مصوری وغیرہ یا موسیقی۔ سارٹیفکیٹ

تیسرا سال:۔ انگریزی اور تاریخ انگلستان کا خاکہ۔ سارٹیفکیٹ لازمی ہے۔
موجودہ ہندوستانی زبان اور تاریخ ہند کا خاکہ سارٹیفکیٹ لازمی ہے۔
دستکاری یا موسیقی یا بوٹنی یا ریاضی۔ سارٹیفکیٹ
ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد اگر طالب علم تین سارٹیفکیٹ حاصل کریگا۔ تو اسے اعلیٰ ڈپلومہ دیا جائیگا۔ ایک وقت میں تین نصابوں سے زیادہ نہیں لئے جا سکتے۔

چوتھا سال:۔ انگریزی کا اعلیٰ نصاب۔ تاریخ کے خاص ابواب۔ علم النباتات یا ریاضی یا موسیقی کا اعلیٰ نصاب۔ فنون کا اعلیٰ نصاب مجلسیات امور خانہ داری۔ ان میں تین اعلیٰ سارٹیفکیٹ سارٹیفکیٹ۔ "ومنز ڈپلومہ ان آرٹس" کے لئے قابلیت کے سارٹیفکیٹ۔

لازمی مضامین:۔ ۱۔ انگریزی اور تاریخ انگلستان کا خاکہ۔ تین سال کا کورس۔ ۲۔ خانگی اقتصادیات۔ ۲ سال کا کورس۔ میٹرک کا معیار۔ ۳۔ موجودہ ہندوستانی زبان۔ اور تاریخ ہند کا خاکہ۔ تین سال کا کورس۔ ۴۔ حساب۔ ایک سال۔ جیسا کہ سکول لیونگ سارٹیفکیٹ کے امتحان میں پرچہ الف میں ہے۔ علاوہ ازیں سادہ گھریلو حساب۔

اختیاری مضامین:۔ ۵۔ ابتدائی سائنس۔ مطالعہ قدرت اور طبیعیات بوٹنی اور ذوالوجی کے متعلق سادہ امور ایک سال

۶۔ ڈرائنگ۔ مصوری۔ سوزنی کام	دو سال
۷۔ جغرافیہ۔ بیان	ایک سال
۸۔ موسیقی	دو سال
۹۔ شہریت	ایک سال
۱۰۔ علوم مشرقیہ۔ یا کوئی یورپین زبان	دو سال
۱۱۔ دستکاری	ایک سال

"ومنز ہائیر ڈپلومہ ان آرٹس" کے لئے اعلیٰ قابلیت کے سارٹیفکیٹ

اعلیٰ سارٹیفکیٹ:۔ ۱۔ انگریزی کا اعلیٰ نصاب۔ ۲۔ تاریخ کے خاص ابواب۔ ۳۔ بوٹنی یا ریاضی ۴۔ موسیقی کا اعلیٰ نصاب ۵۔ آرٹ کا اعلیٰ نصاب ۶۔ مجلسیات ۷۔ ماخوذ خانہ داری۔

کمیٹی مذکور نے متذکرہ بالا نصاب منظور کرلیا تھا۔ اور متفقہ طور پر اس رائے کا اظہار کیا تھا۔ کہ یہ نصاب موجودہ نصاب سے بہت سی لڑکیوں کے لئے موزوں تر

ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی کمیٹی مندرجہ ذیل امور کے متعلق یقینی طور پر کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتی۔

(الف) کہ کتنی لڑکیاں ایک ایسا نصاب لینے کے لئے تیار ہونگی۔ جس کے بعد بہت اعلیٰ نصاب نہیں ہوگا۔

(ب) اس سکیم پر عمل درآمد کرنے کے لئے کافی معلمین دستیاب ہو سکیں گے۔ یا نہیں۔ کمیٹی یقینی طور پر نہیں کہہ سکتی۔ کہ ڈپلومہ کورس کی تعلیم موجودہ جماعتوں کے ساتھ ساتھ انہی انسٹی ٹیوشنوں میں دی جا سکتی ہے۔ یا نہیں۔

کمیٹی کی یہ رائے بھی ہے۔ کہ تربیت اطفال کو انٹرمیڈیٹ کے زنانہ طلباء کے لئے ایک اختیاری مضمون کے طور پر شامل کر لیا جائے۔ اور دیسی زبانوں کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔ اور انٹرمیڈیٹ میں لڑکیوں کے ورنیکلر نصاب ہمہ گیر بنا دئے جائیں۔ ممبران کمیٹی کی خواہش ہے۔ کہ مجوزہ نصاب پر عوام اپنی رائے کا اظہار کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا کوئی منظور شدہ سکول یا کالج اس نصاب کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہے۔ یا نہیں۔

الفضل کے وی پی

جن خریداران الفضل کا چندہ سالانہ دسمبر میں ختم ہوتا تھا۔ ان کے نام حسب معمول یکم جنوری کو وی پی کئے جانے تھے۔ مگر اس امید پر کہ جلسہ پر یہ اصحاب قیمت جمع کرا دیں گے۔ وی پی کا اہتمام نہ کیا گیا لیکن بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ کی۔ اس لئے اب ان تمام خریداران الفضل کے نام جن کی طرف سے قیمت الفضل ۱۵ دسمبر سے لیکر ۱۵ فروری تک کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ ۱۷ جنوری کا الفضل وی پی ہوگا۔ امید ہے۔ احباب وصول کر کے ممنون فرمائیں گے۔ اگر حساب میں غلطی کا شبہ ہو۔ تو وی پی امانت میں رکھکر بذریعہ خط تصفیہ کر لیں۔ یہ یاد رہے۔ کہ وی پی انکاری آجانے پر تا وصولی قیمت پرچہ امانت میں رہے گا۔ احباب کو چاہئے کہ وی پی وصول کر لیں۔ اور انکاری کر کے اخبار کی اشاعت بجائے بڑھانے کے گھٹا نیکا موجب نہ ہوں۔

نیز اگر کسی صاحب کو قیمت ختم ہونے سے چند روز پہلے وی پی وصول کرنا پڑے۔ تو ضرور کر لیں۔ حساب میں کوئی خلل نہیں آئیگا۔ یہ قیمت اگلی قیمت ختم ہونے کے بعد مجرا ہوگی ...

کان کی تمام بیماریوں

تیبٹ بہرا پن۔ کم سننے۔ کان بچوں یا بڑوں کے بہنے۔ بھاری پن۔ درد ورم۔ زخم خشکی کھجلی۔ آوازیں ہونے وغیرہ پر مصفیٰ دنیا پر بہتر طبیہ اکسیر دوا لبب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے۔ جس پر ہزار ہا انگریز اور ڈاکٹر تک لٹو ہیں۔ بصرہ بغداد ساؤتھ افریقہ وغیرہ تک جس کی خاص شہرت ہے فی شیشی ۱؍ ملک ہند میں تین شیشی طلب کرنے پر محصولڈاک معاف۔ دھوکہ بازوں سے ہوشیار۔ اپنا پورا پتہ صاف لکھیے۔ ہمارا پتہ یہ ہے

بہرا پن کی دوا لبب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔پی

بے اولادوں کی اولاد

مکرمہ والدہ صاحبہ کی ادویہ سے بالکل مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ لہذا اگر آپ سینکڑوں روپیہ برباد کرنے کے باوجود ابھی تک اولاد کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ تو ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپ کی مراد پوری ہوگی۔ قیمت فی مکس صرف چار روپیہ (للعہ) علاوہ محصولڈاک

نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات تحریر فرما دیں۔ جو کہ پوشیدہ رکھے جائیں گے۔ پتہ

سید خواجہ علی قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ضرورت ہے

ایسے ٹمل و انٹرنس طلباء کی جو ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں مفصل حالات ۲؍ کا ٹکٹ بھیجکر

سنٹرل ٹیلیگراف کالج نئی سڑک دہلی

موقعہ کی زمین

محلہ دارالفضل شرقی متصل کوٹھی حضرت میاں شریف احمد صاحب عین آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہے۔ خط و کتابت و تصفیہ نرخ بنام چوہدری الٰہ بخش مستری وزیر ہند سٹیم پریس امرتسر

ضرورت

ایک تجربہ کار گریجوایٹ یا ایس۔اے۔وی ٹیچر کی چند بچوں کی پرائیویٹ تعلیم و تربیت کے لئے صوبہ بہار میں ضرورت ہے۔ عمر چالیس سال سے کم نہ ہونی چاہیئے۔ تنخواہ حسب قابلیت دیجائیگی بارہ مہینے سروس کے بعد ایک ماہ کی رخصت نصف تنخواہ پر یا ۱۵ دن کی رخصت پوری تنخواہ پر ملیگی پہلے سفر کیلئے انٹر کلاس کا ایک کرایہ بھی دیا جائیگا۔ درخواستیں بنام

حضرت میاں بشیر احمد صاحب قادیان بھیجی جائیں

ہسٹری آف انگلینڈ اردو (بنگلے)

انٹرنس اور کالجوں کے طلباء کے لئے تاریخ انگلستان کا اردو ترجمہ ۸ر فروری ۱۹۲۸ء تک دوبارہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ قیمت ۱۲؍ مع محصولڈاک ۱۲؍ پیشگی ۱۲؍ آنیسے کتاب گھر پہونچ جاویگی۔

چالیس ہزار بک گیا

ترجمہ انگریزی حصہ اول ۴؍ ایسا مقبول ہوا کہ چالیس ہزار شائع ہو چکا۔ اس سے میں نے سال کی لیاقت مہینہ میں حاصل کر لی۔

ترجمہ انگریزی حصہ دوم ۶؍ سوم ۴؍ راسیداحمد اورنگ آبادی

کمپوزیشن و خطوط نویسی اس رسالہ سے طلباء جتنا لمبا مضمون چاہیں لکھ سکتے ہیں۔ اکثر یونیورسٹی امتحانوں میں اسی سے جواب مضمون ڈالے جاتے ہیں۔ حصہ اول برائے مڈل ۶؍ حصہ دوم برائے انٹرنس کالج ۱۰؍

پیغام خالصہ

(مصنفہ شیر سنگھ احمدی (داؤد حسین))

اس پنجابی منظوم رسالہ میں شاہان اسلام کے احسانات سکھ گروؤں پر اور گرو نانک دین کے مسلمان ہونے کے ثبوت مع حوالجات گرنتھ صاحب و جنم ساکھی درج ہیں قیمت ۱؍ زیادہ منگوانے والوں سے نصف قیمت ۱؍

اخلاق محمدی — اخلاق محمدی کا فوٹو مومن کی زندگی کا پروگرام مجموعہ وعظ قیمت ۳؍

خلافت و امامت — بطور سوال و جواب بچوں کے لئے ایک آنہ برائے تبلیغ ۱؍

وفات عیسیٰ از قرآن و حدیث

پیغامیوں کا رد ۲؍ دو بائیں ۳؍

اسلام و گرنتھ صاحب — گرو نانک کی شادی مسلمانوں کے گھر اور گرو کے مسلمان ہونے کے ثبوت ۴؍ بوعدہ دو ہزار ۲۰۰۰

ملنے کا پتہ

ماسٹر عبد الرحمن بی۔اے قادیان

ہندوستان کی خبریں

—— لاہور - ۶ جنوری - میر حمید نے عامل حکیم کریم الدین کے خلاف جو مقدمہ توہین دائر کیا تھا - اس کا فیصلہ ہو گیا ہے - انہیں سات روز قید اور پچاس روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ہے ؛

—— دیوبند - ۵ جنوری - دارالعلوم کے مہتمم اور مجلس منتظمہ کے جبر و تشدد کی وجہ سے جو طلبا نے پُرامن ہڑتال کی تھی - آج اس کا بارھواں دن ہے - طلبا کو مرعوب کرنے کے لئے دارالعلوم کے دروازوں پر سرکاری پولیس کا مظاہرہ ہو رہا ہے - جماعت مصلحین اور سربر آوردہ طلبا کو جیل خانہ بھیجنے کی انتھک کوششیں ہو رہی ہیں ؛

—— لاہور - ۶ جنوری - آج عدالت عالیہ میں آنریبل مسٹر جسٹس ہیرلین کے سامنے سید طاہر حسین منیجر "دارالفلاح" دہلی کی درخواست نگرانی پیش ہوئی - ملزم کو عدالت ماتحت سے فرمائش وصول کرنے کے بغیر وی پی بھیجنے کے الزام میں زیر دفعہ ۶۴ انڈین پوسٹ آفس ایکٹ تین مقدمات میں دو دو صد روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی اپیلانٹ کی طرف سے ڈاکٹر سر محمد اقبال پیروکار تھے جن کے دلائل سننے کے بعد درخواست مسترد کر دی گئی -

—— امرتسر ۵ جنوری - بجلی کے کارخانے کے انجن کی ایک نالی پھٹ جانے سے ایک ہولناک حادثہ ہوا جس سے ایک قلی اور کوئلہ کا ایک کلرک ہلاک ہو گئے -

—— کلکتہ ۴ جنوری - رائے بہادر اے کے بوس سپیشل مجسٹریٹ نے آج بروز سہ شنبہ کو ایک ایسے مقدمہ کی تفتیش شروع کی ہے - جو زمانہ حاضرہ کے نہایت ہی عجیب و غریب واقعات میں شمار ہو گا - اس میں ۱۱ بنگالی اور ایک پنجابی ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کی سازش میں ماخوذ ہیں -

—— لاہور - ۸ جنوری - ایک مسلم تاجر شیخ علی بخش صاحب کی تباہی اور بربادی نہایت ہی عبرتناک ہے ان کی دکان میں پچاس ساٹھ ہزار روپے کا مال تھا - نمونے اور دوسری آزمائشی اشیاء اس کے علاوہ تھیں - جو آتشزدگی کی وجہ سے سب جل گئیں ان سب میں سے ایک پائی کی چیز بھی نہیں بچ سکی - دکان کے اوپر ان کا نقدی اور عام اثاث البیت کے علاوہ بیش بہا جڑاؤ زیور اور ریشمی و زری کپڑے بھی تھے - جو شیخ صاحب نے اپنی لڑکی کے جہیز کے لئے تیار کر رکھے تھے - یہ سارا کا سارا بالکل خاکستر ہو گیا ؛

—— کلکتہ - ۷ جنوری - وزیراعظم نیپال کے داماد راجہ جے پرتھوی سنگھ بقول خفیہ پولیس اس طرح غائب ہو گئے ہیں - گویا ان کو زمین نگل گئی - چند روز ہوئے آپ وزیراعظم نیپال کے ہمراہ کلکتہ کی سیاحت کے لئے تشریف لائے تھے انہوں نے شہر کے تمام حصوں کی سیر کی کل بعد دوپہر آخری مرتبہ ان کو ڈکرے لین میں چائے کی ایک دکان پر جس کا مالک ایک فرانسیسی ہے دیکھا گیا تھا - اس کے بعد نہ کسی نے ان کو دیکھا اور نہ کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے - خفیہ پولیس کلکتہ میں سرگرم تفتیش ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں دریافت کے لئے تار بھجوائے گئے ہیں - کلکتہ کے ہسپتال بندرگاہ اور مارکیٹ وغیرہ سب جگہ بے سود تلاش کی گئی - کوئی ایسی اطلاع بھی نہیں مل سکی جس سے سراغ رسانی میں امداد مل سکے - راجہ صاحب کے نہایت ہی گہرے دوست بھی اس قسم کی کوئی اطلاع بہم نہیں پہنچا سکے ؛

—— دہلی ۶ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ بابو بشن دیال دکیل ملدیہ دہلی کے اجلاس میں یہ تجویز پیش کرنے والے ہیں کہ شردھانند کا فوٹو میونسپل ہال میں آویزاں کیا جاوے -

—— الہ آباد - ۸ جنوری - آگرہ زمیندار ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے - کہ شاہی کمیشن کے ساتھ تعاون کیا جائے اگرچہ ہندوستانیوں کے کمیشن سے باہر رکھے جانے پر اظہار افسوس کیا گیا ہے ؛

—— بمبئی - ۷ جنوری - آج بھی مل کے ہڑتالیوں کا معاملہ طے نہیں ہوا - بلکہ توقع کے بالکل برعکس آٹھ نئی مزید کارخانے بند ہو گئے - اور ہڑتالیوں کی تعداد ۸۰ ہزار تک پہونچ گئی - بیان کیا جاتا ہے کہ کارخانوں کی حفاظت پولیس کر رہی ہے - اور اس وقت تک نقض امن کی کوئی اطلاع نہیں ملی -

—— اجمیر - ۷ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب الور نے اپنی ریاست میں اخبار ترن راجستھان بمبئی کرانیکل انڈین نیشنل ہیرلڈ ریاست اور دیگر کئی اخبارات کا داخلہ بند کر دیا ہے - اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی جاری کیا گیا ہے کہ جو آدمی متذکرہ بالا اخبارات میں سے کوئی اخبار خریدیگا یا اپنے قبضہ میں رکھے گا - اسے جلاوطنی یا ۵ سال قید سخت یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ملیگی -

—— دہلی - ۹ جنوری - کمانڈر انچیف نے امسال کل گورنمنٹوں کے سفارش کردہ امیدواروں میں سے دس لڑکوں کو ڈیرہ دون ملٹری کالج میں داخلہ کے لئے منظور فرمایا ہے - کامیاب طلبا صوبہ سرحد سے لیکر مدراس تک کے ہیں ؛

غیر ممالک کی خبریں

—— اندازہ کیا جاتا ہے - کہ امسال انگلستان میں طلاق کے مقدمات کی تعداد ساڑھے تین ہزار تک پہونچ جائے گی پچھلے سال یہ تعداد (۴۵۹) تھی - ان میں سے (۱۷۱۰) مقدمات بیویوں کی طرف سے دائر کئے گئے تھے - اور (۱۱۴۹) شوہروں کی طرف سے ؛

—— رگبی - ۶ جنوری - جزائر برطانیہ پر آج شدید طوفان باد چل رہا ہے جس سے سمندر اور خشکی پر بہت نقصان ہوا - چاروں طرف سے رپورٹیں آ رہی ہیں - کہ دیواروں اور درختوں کے گرنے سے کئی آدمی زخمی اور ہلاک ہو گئے ؛

—— ماسکو - ۴ جنوری - مس علاقہ میں ایک خطرناک مرض پھیل رہی ہے - شدید درد کے بعد مریض کا چہرہ پھول جاتا ہے - آناً فاناً حرارت عزیزی تیز ہو جاتی ہے - ڈاکٹر اس مرض کی تشخیص سے قاصر ہیں - اس وقت تک ساٹھ آدمیوں پر اس بیماری کا حملہ ہوا ؛

—— توقع کی جاتی ہے - کہ امیر امان اللہ خاں تاجدار افغانستان ۸ جنوری ۱۹۲۸ء کو روما میں نزول فرمائیں گے آپ کا استقبال ملک معظم شاہ اطالیہ حکومت اطالیہ کے تمام اعلیٰ حکام کی معیت میں کریں گے - شاہ افغانستان اطالیہ کی سیاحت کے دوران میں روما کے شاہی محل میں قیام فرمائیں گے - اور شاہ اطالیہ کے مہمان ہوں گے معلوم ہوا ہے - کہ اعلیٰ حضرت شہریار افغانستان رسمی ملاقات کے بعد پاپائے روما سے ویٹیکن میں تبادلہ خیال فرمائیں گے -

—— لندن - ۵ جنوری - برطانوی ٹریڈ کمشنر برائے ہندوستان و سیلون کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے - کہ تین سال کے اندر انگریزی تجارت ہند میں ۱۰ فیصدی کمی ہو گئی ہے - جنگ سے پہلے انگریزی مال کی درآمد ہندوستان میں ۶۳ فیصدی تھی - مگر اب وہ صرف ۴۸ فیصدی رہ گئی ہے - امریکن - جرمن - جاپانی - بلجین اور اطالوی مال کی درآمد بڑھ گئی ہے ؛

—— چین کی پچاس طالبات کے نام سکول سے اس وجہ سے خارج کئے گئے ہیں - کہ ان کے بال کٹے ہوئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ محکمہ تعلیم نے عرصہ سے بال کٹوانے کی ممانعت کر رکھی تھی - لیکن خوبصورتی کے بڑھانے کے شوق نے سزا یابی کے خوف کو دور کر رکھا تھا - اور لڑکیاں بدستور بال کٹواتی تھیں -